Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp.190-211
ISSN 2520-7113 (Print) ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

اصحاب الاعراف کے حوالے سے اُردو تفسیری ادب کا خصوصی مطالعہ

بشریٰ پروین[1] ڈاکٹر حافظ فدا حسین[2]

ABSTRACT-The objective of this study is to investigate about the characteristics of pious people "Ashab-ul-Aaraf" because this was the group whose characteristics have been mentioned in the Surah Al-Aaraf. Accoring to the teaching of The Holy Quran this world is temporary and all human beings will be gathered on the last day of judgement where they will be accountable for their goods or bad deeds. The pious persons will reside in the paradise forever and while non-belivers will be thrown into the Hell. This study will provide guideline for the pious nature people to do good deeds and save themselves from the anger of Almighty Allah. In order to know about the characteristics of the pious group we have studied Urdu literature of Tafaseers such as Maariful Quran and Tabiyanul Quran. The study concludes that the people must study the interpretation of the Surah Aaraf in order to know who were the group of peious people, what were their characteristics and why were their names mentioned in the Holy Quran?

Key Words: Ashab-ul-Aaraf, Paradise, Hell, characteristics of pious persons.

Type of study: **Original research article**

Paper received: 30.30.2017

Paper accepted: 15.5.2017

Online published: 01.07.2017

---

1. M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab, Multan.
2. Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab, Multan.doctorfidahussain@gmail.com. Cell #+923217321173.

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp.190-211
ISSN 2520-7113 (Print) ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

مقامِ اعراف

جس طرح دنیا کی ہر چیز فرد ًافرداً اپنی ایک عمر رکھتی ہے اور جب اس چیز کی معیاد پوری ہو جاتی ہے تو اس میں خرابی اور فساد رونما ہو جاتا ہے اور وہ آخر کار ختم ہو جاتی ہے اس طرح اس پورے نظام عالم کی بھی ایک معیاد ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے جب یہ معیاد ختم ہو جا ئے گی تو سارا یہ دنیا کا کار خانہ درہم بدہم ہو جائے گا اور اس کی جگہ اللہ تعالیٰ ایک اور نظام قائم کرے گا جس کے قوانین طبعی اس دنیا کے نظام کے قوانین طبعی سے مختلف ہوں گے اور وہ نظام آخرت کا نظام ہوگا دنیا کے نظام کے درہم برہم ہونے پر آخرت کا نظام قائم ہوگا اس میں ایک زبردست عدالت قائم ہوگی جس میں انسان کے ہر اس عمل کا حساب ہوگا جو اس نے دنیا میں سر انجام دیا ہوگا اس کے لیے انسان کو خدا کے سامنے پیش ہونا پڑے گا جس کے لیے اسے ایک نئی جسمانی زندگی دی جائے گا اور پھر اس کے وہ تمام اعمال ٹھیک ٹھیک اور انصاف کے ساتھ تولے جائیں گے حق اور انصاف کے ساتھ اس کے مقدمے کا فیصلہ کیا جائے گا اچھے اعمال کی جزاملے گی اور یہ جزا اس کو جنت کی صورت میں دی جائے گی اور بُرے افعال پر بہت بڑی سزا ہوگی اور یہ سزادوزخ کی شکل میں ہوگی۔ (۱)

اور پھر کچھ لوگ ایک خاص صفت کے ہونگے جو نہ تو اہل جنت میں سے ہونگے یعنی ان کی نیکیاں ان کی برائیوں سے زیادہ نہ ہونگیں اور نہ وہ اہل دوزخ میں سے ہونگے یعنی ان کی برائیاں ان کی نیکیوں سے زیادہ نہ ہونگیں لہٰذا یہ لوگ جنت اور دوزخ کے درمیانی مقام جو مقام اعراف کہلاتا ہے۔ وہاں ہونگے۔(۲)

ابن منظور افریقی اعراف کے لغوی معنی یوں بیان کرتے ہیں۔

"الاعراف فی اللغۃ جمع عرف وھو کل عال مر تفع، قال الزجاج الاعرف عالی السور قال بعض المفسرین: الا عراف اعالی سوربین اہل الجنۃ و اہل النار" (۳)

لغت میں الاعراف عرف کی جمع ہے اور وہ ہے بلند جگہ، الزجاج نے کہا ہے الاعرف بلند دیوار ہے اور بعض مفسرین کہتے ہیں کہ الاعراف وہ بلند دیوار ہے جو اہل جنت اور اہل دوزخ کے درمیان ہے“

تاج العروس میں اعراف کے لغوی معنی یوں بیان ہوئے ہیں۔

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp.190-211
ISSN 2520-7113 (Print) ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

الاعراف:سوربین الجنۃ والنار۔قولہ تعالیٰ: وَ نَا دٰی اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَا لًا یَّعْرِ فُوْنَہُم بِسِیْمٰھُمْ (۴)

"الاعراف جنت اور دوزخ کے درمیان دیوار ہے اللہ تعا لیٰ کا فرمان ہے اور پکاریں گے اعراف والے ان لوگوں کو جن کو وہ ان کی علامتوں سے پہچانتے ہوں گے۔" سید قاسم محمود اعراف کے اصطلاحی معنی یوں بیان کرتے ہیں: "اعراف: عرف کی جمع ہے جس کے معنی ہیں بلند جگہ۔ قرآن مجید نے جنت اور دوزخ کے درمیان ایک حدفاصل کو اعراف کہا ہے"(۵)

اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں اعراف کے اصطلاحی معنی یوں بیان ہوئے ہیں۔ "الاعراف کے معنی اونچی جگہ اور چوٹی کے ہیں قرآن مجید (الاعراف) میں حشر کے دن جزاو سزا کا جو نقشہ کھینچا ہے اس میں ایک پردے کا ذکر ہے جو اصحاب الجنۃ کو اصحاب النار سے جدا کرتا ہے۔ اور مقام اعراف پر جو لوگ ہیں۔ وہ دونوں کو ان کی علامات سے پہنچانتے ہیں۔"

مقام اعراف کی حقیقت

اللہ تعا لیٰ نے قرآن پاک میں تین مقامات کا ذکر فرمایا ہے وہ مقام جہاں پر اہل جنت ہوں گے اس کو جنت یا بہشت کا نام دیا گیا ہے اور وہ مقام جہاں پر وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے برے اعمال کیے اور وہ دوزخی ہوئے اور دوزخ کے حق دارٹھہرے اس کے علا وہ تیسرا مقام جس کا قرآن حکیم میں ذکر آیا ہے وہ مقام اعراف ہے جہاں پر اہل اعراف یعنی اصحاب الا عراف عارضی قیام فرمائیں گے یہ تین مقامات آخرت میں قائم کیے جائیں گے دو مستقل اور ایک مقام عارضی ہوگا جو مقام اعراف ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعا لیٰ نے مقام اعراف کی حقیقت ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔

بِسِیْمٰھُمْ (۷) وَ بَینَھُمَاحِجَا بٌ وَعَلَى الْاَ عْرَافِ رِجَا لٌ یَّعْرِفُوْنَ كُلًّا م

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp.190-211
ISSN 2520-7113 (Print) ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

ترجمہ:"اور ان دونوں (جنت اور دوزخ) کے درمیان پر دہ ہے اور اعراف پر کچھ لوگ ہونگے جو دونوں فریق کو ان کی نشانیوں سے پہچا نتے ہو نگے"۔

قرآن مجید میں ایک اور مقام پر مقام اعراف کو اللہ تعا لیٰ نے ان الفاظ میں بیان فرما یا ہے۔

فَضُرِ بَ بَيْنَهُمْ بِسُوْ رٍ لَّهٗ بَا بٌ ط بَا طِنُهٗ فِيْهِ الرَّ حْمَةُ وَ ظَا هِرُ هٗ مِنْ قِبَلِهِ ا لْعَذَا بُ (۸)

ترجمہ:"پس ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہے اس کے اندر کی طرف رحمت اور اس کے باہر کی طرف عذاب ہے"۔

اللہ تعا لیٰ نے ان دونوں آیات میں مقام اعراف کو پر دہ اور دیوار سے تشبیہ دی ہے
جب دو مقام آپس میں ملے ہوئے ہوں اور اُنہیں الگ کر دینا ہوتو درمیان میں دیوار کھڑی کردیتے ہیں فرمایا گیا ہے کہ جنت اور دوزخ کی تقسیم بھی ایسے ہی سمجھو۔ ایک دیوار ہے جس نے ایک کو دوسرے سے الگ کر دیا ہے۔ ایک قدم اُدھر رہ گئے تو دوزخ آگے بڑھ گئے تو جنت ہے۔ یہ دونوں چیزیں آڑ کے طور استعمال ہوتی ہیں۔ ان آیات سے یہ واضح ہوتاہے کہ مقام اعراف جنت اور دوزخ کے درمیان ایک آڑ ہو گی۔

ہمارے اردو مفسرین نے ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے مقام اعراف کی حقیقت کو جن الفاظ میں بیان فرمایا ہے ان کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔ مولانا شفیع اپنی تفسیر معارف القرآن میں مقام اعراف کی حقیقت اور وضاحت ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

"ان دونوں فریق یعنی اہل جنت اور اہل دوزخ کے درمیان ایک آڑ ہے یعنی ایک دیوار ہو گی جس کا ذکر قران پاک کی سورۃ الحدید میں ہے **فَضُرِ بَ بَيْنَهُمْ بِسُوْ رٍ لَّهٗ** .... جس سے معلوم ہوتا ہے کہ محشر میں لوگوں کے تین گروہ ہوں گے، ایک کافر مشرک ان کو پل صراط پر چلنے کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔ ان کو پہلے ہی جہنم میں دھکیل دیا جائیگا۔ دوسرا گروہ مومنین کا ہوگا۔ ان کے ساتھ ایمان کی روشنی ہوگی، تیسرا گروہ منافقین کا۔ منافقین اور مومنین کے درمیان ایک دیوار کا حصار حائل کردیا جائے گا جو اہل جنت اور اہل دوزخ کے درمیان حائل کیا جائے گا۔ اس لفظ کو"سور" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور یہ لفظ دراصل شہر پناہ کے لیے بولا جاتا ہے، جو بڑے شہروں کے اردگرد غنیم سے حفاظت کے لیے بڑی مضبوط ومستحکم چوڑی دیوار سے بتائی جاتی ہے۔ اسی دیواروں میں فوج کے حفاظتی

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp.190-211
ISSN 2520-7113 (Print) ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

دستوں کمین گاہیں بھی بنی ہوتی ہیں جو حملہ آواروں سے باخبر رہتے ہیں۔ سورۃ الاعراف کی آیت **وَ بَيۡنَهُمَاحِجَا ب**.............. میں ابن جریر اور دوسرے آئمہ تفسیر کے نزدیک لفظ حجاب سے وہی حصارمراد ہے جس کو سورۃ حدید کی آیت میں لفظ "سور" تعبیر کیا گیا ہے۔ اس دیوار کی وجہ سے جنت کا اثر دوذخ تک نہیں جا سکے گا اور دوزخ کا اثر یعنی اس کے عذاب کا اثر جو دوزخیوں پر ہوگا جنت تک نہ پہنچ سکے گا۔ یعنی جنت دوزخ سے محفوظ رہے گی۔ (۹)

ضیاء القرآن میں مقام اعراف کی حقیقت ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔

اعراف کے حجاب کو سورۃ حدید میں "سور" یعنی دروازہ سے تعبیر کیا گیا ہے **فَضُرِ بَ بَيۡنَهُمۡ بِسُوۡ رٍ** اہل جنت اور اہل دوزخ کے درمیان ایک ایسا پر دہ حائل ہے جو دوزخ کی آتش کو جنت تک اور جنت کی نعمتوں اور روح کو سکون وراحت پہنچا نے والے اثرات کو دوزخ تک نہیں پہنچنے دیتا۔ (۱۰)

تدبر قرآن میں امین احسن اصلاحی فرماتے ہیں۔ یہ وہ دیوار ہے جو دوزخ اور جنت کے درمیان کھڑی کر دی جائے گی۔ ایک ایسی دیوار جس کے طول وعرض کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا یہ دیوار پورے عالم جنت اور سارے عالم دوزخ کے درمیان ایک حدفاصل کرے گی قرآن کے اسلوب بیان سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جنت اور دوزخ کے درمیان جو دیوار کھڑی کی جائے گی یہ اعراف یعنی مینارے اور برجیاں اس دیوار پر ہوں گی جہاں سے دوزخ اور جنت کے تمام مناظر کا مشاہدہ ہوسکے گا (۱۱)

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی فرماتے ہیں: "جنت اور دوزخ کا تذکرہ کرنے کے بعد اللہ تعا لیٰ فرماتے ہے وَ بَيۡنَهُمَاحِجَا ب ان دونوں کے درمیان ایک حجاب ایک پردہ ہوگا جو جنت اور دوزخ کو ایک دوسرے کے اثرات سے محفوظ رکھے گا۔ سورۃ حدید میں اللہ تعالیٰ نے اسے ایک بڑی فصیل سے تعبیر کیا ہے جو منافقین اور مومنین کے درمیان حائل ہوگی اس فصیل کے ایک طرف اللہ تعا لیٰ کی رحمت ہوگی اور دوسری طرف عذاب ہوگا۔ اعراف اونچے پہاڑ، مقام یا اونچی دیوار کو کہتے ہیں اور حجاب اس کا دوسرا نام ہے ایک طرف جنت کا نظارہ ہوگا اور دوسری طرف جہنم کا۔ اس لیے عرف اور معروف نیکی کو کہا جاتا ہے۔ اور نیکی میں بھی اونچائی کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ عرف خوشبو کو بھی کہتے ہیں جس میں بڑی مہک پائی جاتی ہے بہر حال یہاں پر اس اونچے مقام کا نام اعراف ہے جو جنت اور دوزخ کے درمیان ہوگا"۔(۱۲)

اصحاب الاعراف:

ابن منظور افریقی اصحاب الاعراف کی تعریف ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

"واختلف فی اصحاب الاعراف فقیل: ہم قوم استوت حسنا تهم ویسئا تهم. فلم یبتحقوا الجنۃ بالحسنات ولاالنار بالسئیات، فکانو اعلی الحجاب الذی بین الجنۃ والنار" (۱۳)

"اصحاب الاعراف میں اختلاف ہے پس کہاجاتا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی۔ وہ اپنی نیکیوں کے سبب جنت سے اور برائیوں کے سبب دوزخ سے روک دیئے جائیں گے پس وہ مقام اعراف پر ہوں گے جو جنت اور دوزخ کے درمیان ہے"۔

اسلامی انسا ئیکلو پیڈیا میں اصحاب الاعراف کے متعلق یوں بیان ہوا ہے۔"اعراف میں وہ لوگ شامل ہوں گے جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی بعض مفسرین اور مستشرقین کے نزدیک اعراف والے لوگ پہچا ننے والے، نگران ہوں گے، اور ہوسکتا ہے یہ اشارہ ابنیاء کی طرف ہو جو اس وقت بھی خیر کو شر سے علیحدہ رکھنے پر مقرر کیے جائیں گے" (۱۴)

انوار البیان میں اصحاب الاعراف کے متعلق یہ الفاظ درج ہیں۔"یہ وہ لوگ ہوں گے جو نیکیوں کی وجہ سے پل صراط سے گزر کر دوزخ سے تو بچ گئے لیکن ان کی نیکیاں اس قدرنہ تھیں کہ جنت میں داخلے کا ذریعہ بن جائیں۔ان کو اعراف پر لوگوں کے درمیان فیصلہ ہونے تک چھوڑ دیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت وفضل سے ان کو جنت میں داخل فرمادیں گے" (۱۵)

اصحاب الاعراف کا طبقہ

اصحاب الاعراف کو اصحاب الیمین کی سب سے کمزور ترین قسم میں شمار کیا جاتا ہے چونکہ اصحاب الیمین میں وہ لوگ شامل ہیں جو جنت میں داخل کیے جائیں گے مگر ان کو ان کے نیک اعمال کے درجات کی وجہ سے مختلف اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔جس طرح السابقون فی الحقیقت اصحاب الیمین کی ایک ایسی قسم ہے جس کو اپنی اولوالازمیوں کی بدولت اصحاب الیمین میں شامل باقی تمام اقسام سے برتری حاصل ہے کیونکہ اُنہوں نے اعلیٰ درجے کے نیک اعمال سر انجام دئیے ہوں گے جن کی بناء پر اُن کو یہ امتیاز حاصل ہوا اس کے بالمقابل اصحاب الاعراف، اصحاب الیمین کی سب سے کم تر قسم میں شامل ہیں جو اپنے اعمال کی کثافت کی وجہ سے اصحاب الیمین کی باقی قسموں سے کچھ پیچھے رہ گئے ہیں۔ (۶۱

اصحاب الاعراف کے بارے علماء کرام کے اقوال

اصحاب الاعراف کے بارے ہمارے تفسیری ادب میں علماء کرام اور مفسرین نے اپنے اپنے اقوال پیش کیے ہیں۔ہر ایک نے اصحاب الاعراف کے بارے اپنی سوچ اور فکر کے مطابق رائے قائم کی

ہے ذیل میں علماء کرام کے ان اقوال کو پیش کیا جاتا ہے جو انھوں نے اصحاب الاعراف کے بارے ذکر کیے ہیں۔

1۔**حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ بن یمان اور حضرت ابن عباس نے کہاہے کہ**

یہ وہ لوگ ہیں جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں۔

2۔**مجاہد نے کہا ہے:** یہ صالح فقہاء اور علماء ہیں۔شاید اس قول سے مراد مومن فقہاء اور علماء ہونگے جن علماء نے گناہوں کا ارتکاب کیا ہوگا اور جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں گی ان کے اچھے اور برے اعمال مخلوط ہونگے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پررحم فرمادے گا۔

3۔**مہدوی نے کہا:** یہ شہداء ہیں۔

4۔**قیشری کے مطابق:** یہ وہ فاضل مومن اورشہداء ہیں جو اپنے کاموں سے فارغ ہوگئے۔ یہ لوگ جب اہل دوزخ کی طرف دیکھتے ہیں تو اللہ تعا لیٰ سے پناہ طلب کرتے ہیں کہ ان کو دوزخ کی طرف لوٹا یا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور جب یہ ان اہل جنت کو دیکھتے ہیں جو ابھی جنت میں داخل نہیں ہوئے تو ان کے دخول کی امید رکھتے ہیں اور اپنے لیے بھی اس کی خواہش رکھتے ہیں۔

5۔**ثعلبی نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے:** کہ الاعراف پل صراط پر ایک بلند جگہ ہے جس پر حضرت عباسؓ،حضرت حمزہؓ، حضرت علیؓ بن ابی طالب، حضرت جعفرؓبن ابی طالب ہیں وہ اپنے محبین کو سفید چہرے سے پہچانتے ہیں اور اپنے مبغضین کو سیاہ چہرے سے پہچانتے ہیں۔

6۔**زہراوی نے کہا:**یہ وہ نیک لوگ ہیں جو قیامت کے دن لوگوں کے اعمال کی گواہی دیں گے اور یہ ہر امت میں ہیں۔

7۔**زجاج نے کہا:**یہ انبیاء ہیں۔

8۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کبیرہ گناہ کیے اور ان کے صغیرہ گناہ بھی تھے جو مصائب اور آرام کی وجہ سے معاف نہیں ہو سکے یعنی مشکلات اور مصائب کی وجہ سے ان کو معافی کا وقت نہ ملا۔

9۔قیشری نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے۔ کہ یہ زنا سے پیدا شدہ لوگ ہیں۔

10۔ابو مجلذ نے ذکر کیا ہے۔ یہ ملائکہ ہیں۔ اعراف ایک اونچی جگہ ہے جہاں ملائکہ فروکش ہونگے اور وہاں سے اہل جنت اور اہل دوزخ کو ان کی علامات سے پہچان لیں گے (۱۷)

اصحاب الاعراف کے متعلق حضرت شاہ ولی اللہ کی رائے: امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں اس معاملہ میں تمام علماء اکرام سے مختلف اندازاختیار کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

اعراف کے مقام پر دوقسم کے لوگ ہوں گے پہلی قسم کے وہ لوگ ہوں گے جو عقل سلیم رکھتے ہیں ان کے حواس بالکل درست ہیں وہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں مگر ان تک دعوت اسلام اس طرح نہیں پہنچی جیسے پہنچنی چاہئے تھی اور ان پر حجت تمام نہیں ہوئی مثلاً کسی مقام پر تبلیغ اسلام کے لیے مبلغ پہنچا ہی نہیں اگر پہنچا ہے تو وہ زبان کے اختلاف کی وجہ سے اسلام کی دعوت صحیح طریقے سے نہیں پہنچا سکا اور ان لوگوں نے کفر اور شرک بھی نہیں کیا اور نہ ہی مکمل طور پر اسلام لائے ہیں۔ تو شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ لوگ اہل اعراف ہیں۔ بحر حال شاہ صاحب کے مطابق اصحاب الاعراف ایک تو وہ لوگ ہیں جنہیں اسلام کا پیغام کما حقہ نہیں پہنچا اور انہوں نے کفر اور شرک کا ارتکاب بھی نہیں کیا۔ (۱۸)

اصحاب الاعراف کی ذیل میں دوسری قسم کے وہ لوگ بھی آجاتے ہیں جن کی سمجھ ناقص یعنی وہ ناقص العقل ہیں۔ مثلا بچے، پاگل، بے وقوف، جاہل یا بادیہ نشین، اور وہ لوگ بھی جو حق وباطل کے درمیان امتیازقائم کرنے کی صلاحیت سے عاری ہیں اور اپنی فطری کمزوری کے سبب وہ خدا کو پہچاننے سے عاجز ہیں نیزاس کو یاد کرنے سے بھی۔ ان کے لیے اتنے ہی ایمان کا ہونا کافی ہے جتنا اس حبشی عورت میں تھا جس سے آنحضرت ﷺ نے جب دریافت کیا کہ خداوند تعالیٰ کہاں ہے تو اس نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

اور اس کے اس فعل ہی سے آنحضرت محمدﷺ نے اسے مومنہ قرار دے دیا تھا۔ (۱۹)

اصحاب الاعراف کے متعلق مولانا عبید اللہ سندھی لکھتے ہیں: عباسیوں کے دور کے بعد دنیا میں بہت سے ایسے لوگ موجود ہیں جن تک اسلام کی دعوت صحیح طریقے سے نہیں پہنچی۔ اس دور کے بعد دنیا میں مسلمانوں میں ملوکیت کا دور دورہ رہا ہے غزوہ صفین سے پہلے تو ہر مسلمان تبلیغ دین کو اپنا اولین فریضہ سمجھا تھا اور اس کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار تھا مگر اس واقعہ کے بعد مسلمانوں میں آرام طلبی، عیش پر ستی اور دنیا داری آگئی ہے جس کی وجہ سے انہوں نے تبلیغ دین جیسا اہم فریضہ بھلا دیاہے اور دنیا کے بہت سے لوگوں تک پیغام اس طریقے سے نہیں پہنچ سکا کہ ان پر حجت قائم ہوجائے۔ ایسے لوگ اگر کفر اور شرک میں مبتلا نہیں ہوئے تو وہ اصحاب الاعراف میں شمار ہوں گے۔ (۲۰)

الحاصل: مندرجہ بالاکلام سے اس بات کی باخوبی وضاحت ہوتی ہے کہ اصحاب الاعراف وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں گی۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو مقام اعراف پر ٹھہرائے گا۔ قرآن حکیم اور مختلف روایات سے جو احادیث سامنے آتی ہیں۔ ان سے بھی واضح ہوتا ہے کہ یہ لوگ

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp.190-211
ISSN 2520-7113 (Print) ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

نیکی اور برائی میں مساوی ہونگے۔ اہل علم نے ان کے متعلق جو اقوال اور رائے بیان کی ہے وہ اصحاب الاعراف کی مثالیں ہیں۔ درحقیقت وہ جس قسم کے بھی لوگ ہونگے لیکن ان کی نیکی اور بدی برابر ہوگی مقام اعراف پر ان کا قیام عارضی ہوگا دونوں جماعتوں کے لوگوں کا فیصلہ ہونے کے بعد آخر میں ان کا فیصلہ کر کے ان کو رحمت خدا وندی سے جنت میں داخلے کی اجازت مل جائے گی۔

اصحاب الاعراف کے متعلق اردو مفسرین کا نقطہ ہائے نظر

سیدابوالاعلیٰ مودودی کا نقطہ نظر: اصحاب الاعراف کے متعلق مولانا مودودیؒ اپنا نقطہ نظر ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔ کہ اصحاب الاعراف وہ لوگ ہوں گے جن کی زندگی کا نہ تو مثبت پہلو اس قدر مضبوط اور قوی ہوگا کہ وہ جنت کی سر زمین میں داخل ہو سکیں یعنی ان کی نیکیاں ان کے گناہوں سے زیادہ نہ ہونگیں کہ وہ جنت میں داخلے کا سبب بن سکتیں اور نہ ان کی زندگی کا منفی پہلو ہی اتنا خراب ہوگا کہ وہ دوزخ میں جھونک دیے جائیں۔ یعنی ان کی بدیاں ان کی نیکیوں سے زیادہ نہیں ہونگیں۔ درحقیقت ان کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہو نگیں لہٰذا وہ جنت اور دوزخ کی ایک ایسی سرحد پررہیں گے جس کو قرآن نے مقام اعراف کے نام سے پکارا ہے۔ (۲۱)

مفتی محمد شفیع کا نقطہ نظر: اصحاب الاعراف کے سلسلے میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع اپنی رائے معارف القرآن میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:کہ کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو جہنم سے تو نجات پاگئے مگر ابھی جنت میں داخل نہیں ہوئے البتہ اس کے امیدوار ہیں کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں، ان لوگوں کو اہل اعراف کہا جاتا ہے۔ (۲۲)

امین احسن اصلاحیؒ کا نقطہ نظر : مولانا امین اصلاحی تدبر قرآن میں اصحاب الاعراف کے متعلق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:کہ اصحاب الاعراف کون لوگ ہوں گے؟ ان کے متعلق اپنا نقطہ نظر بیان کرنے کے سلسلے میں انھوں نے ابن جریر کے چاراقوال کو نقل کیا ہے اور پھر اپنے نقطہ نظر پر روشنی ڈالی ہے۔

۱۔ ایک یہ کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور بدیاں دونوں برابر برابر ہوں گی اس وجہ سے ان کا فیصلہ ابھی معلق ہوگا کہ دوزخ میں داخل کیے جائیں یا جنت میں۔

۲۔ دوسرا یہ کہ یہ علماء اور فقہا کا گروہ ہوگا۔

۳۔ تیسرا یہ کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے ماں باپ کی اجازت کے بغیر جہاد میں حصہ لیا ہوگا۔

۴۔ چوتھا یہ کہ یہ ملائکہ ہوں گے۔ (۲۳)

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp.190-211
ISSN 2520-7113 (Print) ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

لہٰذا مولانا امین اصلاحی صاحب فرماتے ہیں کہ صحیح اور درست قول ہمارے نزدیک دوسرا ہے۔ ابن جریرؒ نے یہ قول مجاہدؒ کی طرف مسنوب کیا ہے۔جن کا مرتبہ تفسیر میں معلوم و معروف ہے۔ (۲۴)

پیر محمد کرم شاہ الازہری کا نقطہ نظر: پیر محمد کرم شاہ الازہری اصحاب الاعراف کے متعلق اپنا نقطہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

اصحاب الاعراف یعنی جن لوگوں کو اعراف میں ٹھہرایا جائے گا وہ کون لوگ ہوں گے؟ وہ کہتے ہیں کہ اس کے متعلق مفسرین کرام نے پندرہ اقوال لکھے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حذیفہؓ،ابن عباسؓ، ضحاک اور ابن جبیرؒ کا قول یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کی نیکیاں اور برائیاں مساوی ہوں گی۔ ہم **قوم استوت ھسنا تھم و سیئا تھم**(قرطبی وغیرہ) اور دوسرے متعدد اقوال کو علامہ بیضاوی نے اپنی اس عبارت میں ذکر کردیا ہے۔ **وقیل قوم علت درجاتھم کا لانبیاء اوالشھداء اوخیارالمومنین او علمائھم**،: یعنی بعض علماء کے نزدیک اعراف کی بلندیوں پر فائز ہونے والے انبیاء شہداء صلحاء اور علماء ہوں گے۔ ان کی عزت افزائی کے لیے ان کو بلند مقام پر ٹھہر ایا جائے گا تا کہ تمام اہل محشر ان کی عظمت وشان اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔(۲۵)

علامہ غلام رسول سعیدی کا نقطہ نظر: تبیان القرآن میں مولانا علامہ غلام رسول سعیدی نے اصحاب الاعراف کے متعلق اپنا نقطہ نگاہ بیان کرتے ہوئے امام فخر الدین محمد بن عمررازی متوفی ۶۰۶ھ کی رائے کو اختیار کیا ہے:

اللہ تعالیٰ نے یہ خبردی ہے کہ اہل الاعراف جنت میں داخل نہیں ہوئے اور وہ جنت میں داخل ہونے کی امید رکھتے ہوں گے۔ پھر اگر ان کے متعلق ہم یہ کہیں کہ وہ اشراف اہل جنت ہیں۔تو اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو الاعراف پر بٹھایا اور جنت میں ان کا داخلہ موخر کر دیا تاکہ وہ اہل جنت اور اہل دوزخ کے احوال کو دیکھ سکیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو جنت کے بلند درجات کی طرف منتقل فرمائے گا۔ اور اگر اصحا ب الاعراف کے متعلق یہ تفسیر کی جائے کہ وہ اہل جنت سے کم درجہ کے ہوں گے تو ہم کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کو الاعراف میں بٹھائے گا۔اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے یہ امید رکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس مقام سے جنت کی طرف منتقل کر دے گا۔ (۲۶)

صوفی عبدالحمید سواتی کا نقطہ نظر: معالم العرفان فی دروس القرآن میں حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی اصحاب الاعراف کے بارے لکھتے ہیں کہ: اعراف والے لوگوں کے متعلق مختلف اقوال پائے جاتے ہیں بعض مفسرین کہتے ہیں کہ یہ نہایت بلند درجے کے لوگ ہوں گے جن کو مقام اعراف پر جنت اور

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp.190-211
ISSN 2520-7113 (Print) ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

دوزخ کے مشاہدہ کے لیے کھڑا کیا جائے گا۔مگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب الاعراف وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی کچھ عرصہ کے لیے ان کو مقام اعراف پر ٹھہر ایا جائے گا اور پھر آخر میں اللہ تعالیٰ کی رحمت غالب آئے گی اور ان کو جنت میں داخل کردیا جائے گا۔تا ہم وہ اہل ایمان ہی ہونگے کا فریا مشرک لوگ نہیں ہوں گے۔ (۲۷)

حاصل کلام: مندرجہ بالا کلام میں ہمارے اردو مفسرین نے اصحاب الاعراف کے متعلق اپنے اپنے نقطہ ہائے نگاہ کو بیان کیا ہے۔ جس سے اصحاب الاعراف کا مفہوم شرح و بسط سے واضح ہو جاتا ہے۔ درج بالا سطور میں تمام نقطہ ہائے نظر سے واضح ہوتا ہے کہ ہمارے مفسرین نے جو انداز، رائے اور نقطہ نظر اختیار کیا ہے اس میں الفاظ کے معمولی اختلاف کے باوجود ایک بات مشترک دیکھائی دیتی ہے وہ یہ کہ اصحاب الاعراف وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور برائیاں وزن میں برابر ہوں گی۔ لہٰذا ان کی نیکیاں ان کے دخول جنت کا سبب بنیں گی اور برائیاں وقتی طور پر ان کے جنت میں داخلے کو روک دیں گی اور آخر کار رحمت خداوندی کے باعث یہ لوگ اجر خداوندی سے نوازے جائیں گے اور ان کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ درحقیقت یہ لوگ صالح لوگ ہوں گے۔ وقتی حالات اور مجبوریوں کے باعث ان سے گناہ بھی سر زد ہوئے اور ان کی نیکیوں نے ان کے گناہوں کو بڑھنے نہ دیا اور اللہ تعالیٰ نے مقام اعراف پر ان کو وقتی طور پر روک کر نیکیوں اور گناہوں دونوں کے نتائج سے آگاہ فرمایا ہے۔

منتخب اردو تفاسیر کی روشنی میں اصحاب الاعراف کے حالات و احوال

قرآن پاک میں جس طرح دونوں جماعتوں اہل جنت اور اہل دوزخ کے حالات کو جگہ جگہ بیان کیاگیا ہے۔اسی طرح تیسری جماعت کے لوگ جو اصحاب الاعراف ہیں ان کے حالات کا بھی ذکر فرمایا ہے۔پہلی دونوں جماعتوں کے حالات وواقعات قرآن مجید میں اکثر مقامات پر دیکھنے اور پڑھنے کو ملتے ہیں لیکن اس کے برعکس اصحاب الاعراف کے حالات کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ اعراف میں ایک مخصوص جگہ پر بیان کیا ہے۔ ان کی وضاحت اور تفصیل ہمیں مفسرین کی تفاسیر سے ملتی ہے۔ لہٰذا وہ حالات اور واقعات جو اصحاب الاعراف کو قیام اعراف کے دوران پیش آئیں گے ان کو منتخب اُردو تفاسیر کی روشنی میں ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

اصحاب الاعراف کا جنتیوں کو سلام کرنا: جس طرح انسان اس دنیا میں ایک دوسرے پر سلامتی کا پیغام بھیجتے ہیں اور فرشتے جنتیوں کو امن کا پیغام اسلام کر کے پہنچائیں گے۔ اصحاب الاعراف کو بھی آخرت میں یہ صفت عطا کی جائے گی وہ اہل جنت کو دیکھ کر ان پر سلامتی کی دعا بھیجیں گے۔ اہل

اعراف کا مقام اعراف پر بیٹھ کر جنتیوں کو سلام کرنا ان کے رب کی طرف سے عطا کر دہ فضل ہوگا کہ نہ صرف وہ ان کو دیکھ سکیں گے بلکہ ان کو حسد کیے بغیر سلامتی کی دعا بھی دے سکیں گے۔

جنتیوں پر اہل اعراف کی طرف سے اسلام کرنے کو قرآن پاک نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

وَنَادَوْ اَصْحٰبَ الْجَنَّۃِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ (۲۸)

ترجمہ: "ور وہ (اہل اعراف) آواز دیں گے جنتیوں کو کہ تم پر سلامتی ہو"۔

پیرم کرہ شاہ الازہری نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے ضیاء القرآن میں بیان کیا ہے:

کہ اس بلند مقام پر اصحاب الاعراف بیٹھے جنتیوں کو خوش وخرم اور پرمسرت دیکھیں گے۔اور دیکھیں گے کہ وہ کس طرح جنت کے نظاروں سے لطف اندوز ہورہے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ان پر کیسے نچھاور ہورہی ہیں اور وہ دوزخیوں کو روتے اور چیختے چلاتے ملاحظہ کررہے ہوں گے کہ وہ عذاب الہٰی سے کیسے دو چار ہیں۔جب یہ لوگ اہل اعراف جنتیوں کی طرف اپنی نظر دوڑائیں گے تو انہیں ان کی اس عظیم کا میابی پر مبارکباد پیش کر یں گے اور انہیں سلامتی کی دعا دیں گے۔ (۲۹)

مولانا امین احسن اصلاحی فرماتے ہیں کہ: اصحا ب الاعراف، اعراف کی بلندیوں سے سب سے پہلے اہل جنت کو سلامتی ومبار کی کا پیغام دیں گے۔ (۳۰)

معالم العرفان فی درس القرآن میں ہے:اعراف پر کچھ مرد ہوں گے وہ جنتیوں اوردوزخیوں کو ان کی نشانیوں سے پہچان لے گئے کہ یہ جنتی لوگ جارہے ہیں۔اور وہ اہل جنت کو پکاریں گے۔ **اَنْ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ**، کہ تم پر سلامتی ہو۔ اصحاب الاعراف جنتیوں کے لیے سلامتی کی دعا کریں گے۔(۳۱)

اہل اعراف جنتیوں کو جو اسلام کریں گے وہ سلام تحیت نہیں ہوگا بلکہ سلام بشارت ہوگا یعنی تم پر سلامتی،امن اور عافیت ہو۔(۳۲)

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اصحاب الاعراف کے دوزخیوں کے ساتھ مخاطب ہونے کو ان الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے:

وَ نَادٰی اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَہُم بِسِیْمٰھُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰی عَنْکُمْ جَمْعُکُمْ وَمَا کُنْتُمْ تَسْتَکْبِرُوْنَ (۳۳)

ترجمہ:"اور پکاریں گے اعراف والے ان لوگوں کو جنہیں وہ پہچانتے ہوں گے ان کی علامتوں سے۔انہیں کہیں گے کہ تمہیں کوئی فائدہ نہ پہنچا یا تمھارے جتھے اور سازوسامان نے جس کی وجہ سے تم غرور کرتے تھے"۔

پیرکرم شاہ الازہری اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ:اصحاب الاعراف دوزخیوں کو ان کی نشانیوں سے پہچان کران سے مخاطب ہوں گے۔ اور انھیں کہیں گے کہ یہ دنیاوی سازوسامان تو اس روزکھوٹے سکے سے بھی زیادہ نا کارہ ہے جس پر تم دُنیامیں اتراتے تھے اور اس پر تکبر اور غرور کرتے تھے۔ (۳۴)

اس خطاب کو معارف القرآن میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ: اہل اعراف دوزخیوں کو ملامت کرتے ہوئے ان سے خطاب کریں گے اور یہ گفتگوان الفاظ میں ہوگی کہ اہل دوزخ دنیا میں تم جس سازو سامان، مال و زراور جماعت بندی اور جتھہ بازی پر بھروسہ کرتے تھے۔ جس کو اپنی طاقت اور غرور وتکبر کاذریعہ خیال کرتے تھے۔ غریب اور مساکین لوگوں کو خاطر میں نہ لاتے تھے آج وہ مال وزرتمھار ے کچھ کام نہیں آرہا۔ (۳۵)

تدبر قرآن میں مولانا امین احسن اصلاحی اس خطاب کی وضاحت ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ کہ:اصحا ب الاعراف کا یہ خطاب اہل دوزخ کے لیڈروں سے ہوگا اس لیے کہ دنیا میں انھیں اپنی جمعیت پر بڑا نازاور فخر تھا۔ یہ لوگ اپنی جاہ حشمت پر اتراتے تھے دوزخ میں یہ لوگ اپنی نمایاں نشانیوں سے ممتازہوں گے۔ یہی وجہ ہوگی کہ اہل اعراف ان لوگوں کو ان کی نشانیوں سے پہچان لیں گے کہ یہ ابولہب ہے، یہ ابو جہل یہ فلاں اور یہ فلاں ہے۔ ان کو مخاطب کرکے اہل اعراف ان سے سوال کریں گے کہ تمہارا تکبر اور غرور اب کدھرہے؟ (۳۶)

معالم العرفان فی دروس القرآن میں ہے کہ:اعراف والے دوزخیوں سے کہیں گے۔ **مَآ اَغْنٰی عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ**۔ تمہارے کچھ کام نہ آیا۔ تم نے بڑی بڑی پارٹیاں بنا رکھی تھیں۔ جب کچھ بھی کسی کو نقصان پہنچا نا ہوتا، دنگا فساد کرنا ہوتا۔ تمہارے ورکرزہر وقت حاضر رہتے تھے اور اپنی حفاظت کے لیے تم نے باڈی گارڈ رکھے ہوئے تھے۔ مگر یہ تمام وسائل آج تمہارے کچھ کام نہ آئے۔ (۳۷)

اصحاب الاعراف کی دعا: سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۷۴ میں اللہ تعالیٰ اصحاب الاعراف کی دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے

وَ اِ ذَ ا صُرِفَتْ اَبْصَا رُ هُمْ تِلْقَآ ءَ اَ صْحٰبِ النَّا رِ قَالُوْ ا رَ بَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (۳۸)

ترجمہ:"جب ان کی نگاہ دوزخ کی طرف پھیرے گی تو وہ کہیں گے۔ اے ہمارے رب ہم کو گنہگار لوگوں کے ساتھ شامل نہ کر"

تدبر قرآن میں مولانا امین احسن اصلاحی فرماتے ہیں کہ: **وَ اِ ذَ ا صُرِفَتْ اَبْصَا رُ هُمْ تِلْقَآ ءَ اَ صْحٰبِ النَّا رِ** یہ اسلوب بیان اکرام واعزاز پر دلیل ہے کہ پہلے اصحاب الاعراف جنتیوں کی کامرانیوں اور کامیابیوں کا مشاہدہ کر یں گے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو جنت کی کن نعمتوں اور بہاروں سے

نوازا ہے جو دل کش اور روح کو سکون کی لذتوں سے نوازنے والی ہیں پھر ان کی توجہ اہل دوزخ کی طرف مبذول کروائی جائے گی کہ اصحاب الاعراف تم ایک نظر دشمنان اسلام کے انجام آخرت پر ڈالو کہ ان کی بد کا ریوں اور تکبر و غرور نے جو ان کو حق کی مخالفت پر اکسا تا تھا۔ ان کو کس انجام تک پہنچا دیا ہے۔ جب اہل اعراف کی نظران پر پڑے گی تو ان کی زبان سے بے تحاشا تعوذکی دعا نکلے گی کہ:"اے اللہ ہمیں ظالموں میں شامل نہ کر" یہ دعا ایک طرف ان کے کمال خشیت کی دلیل ہے اور دوسری طرف دوزخ کی ہولناک منظر کو دیکھ کر اس سے بچنے کی التجاء بھی ہے۔ (۳۹)

معارف القرآن میں ہے کہ:جب اہل اعراف کی نظر دوزخ کے منظر اور اہل جہنم کی طرف پڑے گی اور وہ دوزخ میں ان کے عذاب و مصیبت کو دیکھیں گے تو ڈرکے مارے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں ظالموں کے ساتھ شامل نہ کر۔ (۴۰)

پیر کرم شاہ الازہری اصحاب الاعراف کی دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کہ

جب اہل اعراف کو جنت اور دوزخ کے مناظر دیکھا ئے جائیں گے تو جہنم کا منظر دیکھ کر وہ سراپا عجزو انکساری بن کر اللہ تعا لیٰ کی بار گاہ میں اس عذاب الیم سے بچنے کی دعا کریں گے (۴۱)

تبیان القرآن میں ہے کہ:جب اصحاب الاعراف کی نظر دوزخ کی طرف جائے گی تو وہ اس کے عذاب کو دیکھ کر اللہ سے گڑ گڑا کر دعا مانگیں گے کہ اللہ تعا لیٰ ان کو اہل دوزخ کے ساتھ نہ کرے۔ (۴۲)

اصحاب الاعراف کا دخول جنت کی امیدرکھنا: قرآن پاک نے ان کی جنت میں داخلے کی امید کو جن الفاظ میں بیان کیا ہے اس کا ذکر یوں ہوتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: **لَمْ يَدْ خُلُوْ هَا وَ هُمْ يَطْمَعُوْنَ** (۳۴)

ترجمہ: "وہ ابھی جنت میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے مگر وہ اس کی امید رکھتے ہوں گے"۔

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ان کو جنت میں بھیجنے سے پہلے اس کا مشاہدہ کرایا جائے گا۔ تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کی سچائی ہر پہلو سے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر جنت میں داخل ہوں۔

اصحاب الاعراف اس کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت کا نظارہ کرائے گا اور یہ ان کے لیے بڑی عزت وتکریم کی بات ہوگی لیکن اس کے باوجود کہ ان کو عزت دی جارہی ہے وہ تکبر اور غرور میں نہیں آئے بلکہ وہ رحمت خداوندی کے منتظر رہتے ہیں کہ رب کریم ان کو بھی جنت میں داخل فرمادے۔ (۴۴)

مولانا عبدالحمید سواتی صاحب اصحاب الاعراف کے دخول جنت کے سلسلے میں فرماتے ہیں۔

اہل اعراف جنتیوں اور دوزخیوں کو تو ان کی نشانیوں سے پہچان لیں گے کہ کون سے لوگ جنتی ہیں؟

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp.190-211
ISSN 2520-7113 (Print) ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

اور کون سے دوزخی ہیں؟ وہ اہل جنت کو امن وسلامتی کی دعا بھی دیں گے مگر ان کی اپنی حالت یہ ہوگی لَمْ يَدْ خُلُوْ هَاکہ وہ جنت میں ابھی داخل نہیں ہوئے ہوں گے **وَ هُمْ يَطْمَعُوْنَ**۔ البتہ وہ جنت میں جانے کے خواہش مندہوں گے ابھی تک ان میں جنت میں جانے کیصلاحیت نہیں ہوگی جو اہل جنت کی ہوگی۔ پھر جب ان کی بہمیت مغلوب ہو کر ملکیت ہوجائے گی اور ان میں عالم مقدس کو سمجھنے کی اہلیت پیدا ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت سے جنت میں جانے کی اجازت دے دیں گے۔ (۴۵)

تبیان قرآن میں اصحاب الاعراف کے دخول جنت کے سلسلے میں یوں وضاحت کی گئی ہے کہ:

اس بارے حضرت ابن عباسؓ کے مطابق جو لوگ متکبرتھے ان سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے متکبرو! کیا یہی وہ کمزور اور پس ماندہ لوگ ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ان کو اللہ کی رحمت سے کچھ نہیں ملے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا میں نے اپنی رحمت اور فضل سے ان کو بخش دیا ہے۔ اے اصحاب الاعراف جنت میں داخل ہو جاؤ۔تم نے دنیا میں جو گناہ اور جرم کیے تھے تمہیں اب ان کے مواخذہ اور ان پر سزا کا کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ تمہیں اس کا کوئی رنج ہوگا کہ تم سے دنیا میں نیکیاں رہ گئیں۔ (۴۶)

اصحاب الاعراف سے اللہ تعالیٰ کا کلام کرنا اور جنت کی خوشخبری دینا

اہل اعراف کے لیے یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ رب کریم ان سے ہم کلام ہو کر ان کو جنت کی خوشخبری دیتا ہے۔

اُدْ خُلُو الْجَنَّۃَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ہ (۷۴)

ترجمہ:"اللہ تعالیٰ اہل اعراف سے فرمائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ نہیں کوئی خوف تم پر اور نہ تم غمگین ہوں گے"۔

معارف القرآن میں ہے کہ:عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب اہل اعراف کا سوال و جواب کا سلسلہ اہل جنت اور اہل دوزخ کے درمیان ہوچکا ہوگا۔ اس وقت رب العالمین اہل دوزخ کو خطاب فرمائے گا جو اہل اعراف کے بارے میں قسمیں کھا تے تھے کہ تم پر خدا کی رحمت نہ ہوگی۔ تم اس سے محروم ہوں گے۔ کہاں ہیں تمہاری وہ جھوٹی قسمیں اور باتیں؟ سواب تم دیکھو اپنے رب کی رحمت جو اس نے اہل اعراف پر کی ہے اور اس کے ساتھ ہی اللہ رب العزت اصحاب الاعراف سے خطاب فرمائے گا کہ اے اہل اعراف جاؤ تم جنت میں داخل ہو جاؤ نہ تم پر پچھلے معاملات کا کوئی خوف وڈرہوگا اور نہ آئندہ کا کوئی غم وفکر۔(۴۸)

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp.190-211
ISSN 2520-7113 (Print) ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

معالم العرفان فی دروس القرآن میں مولانا عبدالحمید سواتی اللہ رب العزت کی اصحا ب الاعراف سے ہم کلامی کے سلسلے میں یوں فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اہل اعراف سے مخاطب ہو کر ان سے کہے گا کہ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تم پر آج کے دن اور اس کے بعد نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ تم غمگین ہوں گے۔ اس کے بر عکس جو لوگ تمہیں حقیراور کم تر سمجھتے تھے اور دنیا میں تمہارا مذاق اڑاتے تھے کہ تم لوگ کچھ نہیں ہو۔ سب کچھ ہم ہی ہیں وہ اپنے تکبر و غرور کو غلط حرکتوں کی وجہ سے خود دوزخ میں جل رہے ہیں اور عذاب الٰہی سے دوچار ہو رہے ہیں۔مگر تم لوگ خوش قسمت ہو کہ اس کی رحمت خاص تم پر ہوئی ہے۔ تم لوگ ہنستی خوشی اور بلا خوف و خطرہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔(۴۹)

اصحاب الاعراف کے تذکر ے کے مقاصد

توحیدالٰہی پر یقین کو پختہ کرنا: اصحاب الاعراف اور دیگر جماعتوں کے ذکر سے انسان کو اس بات کا احساس دلایا جارہا ہے کہ اس کی نجات میں اصل عامل کی حیثیت عقیدہ توحید کی حاصل ہے جس نے اس کی حفاظت کی وہ اللہ کے فضل وکرم کا مستحق ٹھہرا اور جس نے اس میں خرابی پیدا کی۔ اس نے اپنی آخرت خراب اور برباد کرلی۔ اسی لیے تو حید اسلام کا زندہ وفعال عقیدہ قرار پا یا ہے۔ یہ بے جان و جامد نہیں بلکہ یہ جلیل وحر کی عقیدہ ہے لہٰذا یہ عمل چاہتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ عمل کے بغیر اس میں جمال وجلال اور قوت حیات وقومیت پیدا نہیں ہوگی۔ یہ حقیقت ہمیشہ ہمارے پیش نظر رہنی چاہئے کہ عقیدہ اس وقت ایمان بنتا ہے جب انسان کی فکری وعملی زندگی کا جزو لاینفک بن جائے اور وہ اپنے عقیدے کے مطابق زندگی بسر کرے ورنہ بصورت دیگر وہ محض بے جان نظر یہ بن کر رہ جاتا ہے۔ (۵۰)

پیروی رسالتﷺ کی ضرورت واہمیت کو اجاگر کرنا: قرآن پاک میں اصحاب الاعراف اور دیگر جماعتوں کے لوگوں کا ذکر فرما کر اللہ تعالیٰ کامیاب زندگی کے لیے پیروی رسالت کی ضرورت اُجاگر کرنا چاہتا ہے۔ چونکہ انسان ہمیشہ دائمی کا میابی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ کامیابی صرف آخرت کی کامیابی ہے جو باقی رہنے والی ہے۔ اس کامیابی کو حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے مقاصد کا تعین صحیح طور پر کرے اور ان کے حصول کے لیے درست راہ عمل تلاش کرے۔ اس کے لیے اس کو ہدایت ورہنمائی کی ضرورت ہے اور اس ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو مبعوث کیا۔

ارشاد ربانی ہے: **وَ اِنْ تُطِیْعُوْ ہُ تَہْتَدُوْ ا** (۵۱)

ترجمہ: "اگر تم رسول اللہ ﷺ کی غلامی واطاعت کر وگے تو ہدایت پاؤ گے"۔

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ رسول اکرمﷺ کی اطاعت اور رسالت کی پیروی میں ہی اصل ہدایت ہے۔اس لیے کہ رسول ہی بتا سکتا ہے کہ خدا کے احکام کیا ہیں اور ان احکام پر کس طرح عمل کیا جاسکتا ہے۔

آخرت میں جزا وسزا پر ایمان کو مضبوط کرنا: قرآن پاک میں اصحاب الاعراف اور دیگر گروہوں کا ذکر کرکے اللہ تبارک وتعالیٰ انسانوں کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرواتا ہے کہ اس دنیا کی زندگی کے بعد ایک اور آخرت کی زندگی ہے۔ایک ایسی زندگی اور عالم جس کو لوگ ناممکن تصور کرتے ہیں۔قرآن پاک اور حدیث کے ذریعے لوگوں کے آخرت کی زندگی کے احوال بیان کرکے ان کو دوسروں کے لیے سبق آموز بنانے کے ساتھ ساتھ موجودہ دور کی سائنسی ایجادات اور انکشافات نے قدم قدم پر اس نظریہ آخرت کی تائیدو تو ثیق کر دی ہے مثلاً سائنس دانوں کا نظر یہ ہے کہ ایک دن سورج ٹھنڈا اور بے نور ہوجائے گا اور یہ دنیا تباہ ہو جائے گی۔ اورگراموفون کا ریکارڈ جس سے دوبارہ آواز کو پیدا کیا جاسکتا ہے اگر ہمارے موجودہ نظام عالم کا موجودہ قوانین قدرت کے ساتھ موجود ہونا ممکن ہے تو آخرت کے عقیدے کو ایک دوسرے نظام عالم کا دوسرے قوانین کے ساتھ وجود میں آنا کیوں ناممکن ہے اس طرح اسلام نے آخرت نظام شرعی کے لیے ایک زبردست پشت پناہ بنا دیا ہے جس میں ایک طرف خیروصلاح اور عمل کرنے اور شروفساد سے بچنے کے لیے عقلی ترغیب بھی موجود ہے اور دوسری طرف نیکی اور یقینی جزا اور ابدی سزا کا خوف بھی ہے۔(۵۲)

قرآن میں اس کو عقیدے پر پختگی پیدا کرے اور اعمال حسنہ کی ترغیب کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

وَا تَّقُوااللہَ وَا عْلَمُوْ آ اَنَّکُمْ مُّلٰقُوْ ہُ (۵۳)

ترجمہ: "اللہ سے ڈرو اور جان رکھو کہ تم کو اس کے پاس حاضر ہونا ہے"۔

لوگوں کو نیک اعمال کی طرف رغبت دلانا : قرآن پاک میں اصحاب الاعراف اور ان کے دیگر حالات جو بیان فرمائے ہیں اس کی ایک خاص غرض وغایت لوگوں کونیک اعمال کی جانب رغبت دلانا ہے اصحاب الاعراف کو مقام اعراف پر ٹھہرا کر نیک اعمال والے لوگوں کے حالات اور انجام سے آگاہ کیا جاناہے اور برے اعمال والے لوگوں کے انجام سے بھی۔ اس کے ذریعے لوگوں کو بتایا جا رہا ہے کہ جو لوگ نیک اعمال میں سبقت لے جائیں گے وہ فوراً اللہ تعالیٰ کے حکم سے جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے اور ہمیشہ اس میں رہیں گے۔لہٰذا افرادکو اس بات کو یقینی بنا نا چاہیے کہ وہ اس دنیا میں پر ہیز گانہ زندگی بسر کرتے رہیں کیونکہ ان کو اس بات سے آگاہ کیا جارہا ہے کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کی آیات سچ بن کر

سامنے آجائیں گی۔ اس لیے ضروری ہے کہ انسان جب تک اس دنیا میں رہے تو کوئی ایسا کام نہ کرے جس کے لیے وہ قابل قبول عذر پیش نہ کرسکے۔ حقیقت میں یہ ناقابل فہم ہے کہ کوئی عقل فہم رکھنے والا شخص اس کے بر خلاف زندگی بسر کرے۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے اور اس کے مقرر کر دہ فرشتے معمولی سے معمولی تفصیل سمیت ہر چیز کو لکھتے جارہے ہیں۔ انسان کے لیے روزآخرت کو بھلا کر دنیا کے بے وقعت اور ناپا ئیدار معاملات میں الجھارہنا سب سے بڑی بے وقوفی ہے۔ (۵۴)

اعمال بد کے انجام سے آگاہی دینا: اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کے لیے جنت اور دوزخیوں کے لیے دوزخ تخلیق کی ہے اور اصحاب الاعراف جو ان کے درمیان کے درجے کے لوگ ہیں ان کو مقام اعراف پر وقتی طور پر ٹھہرا یا گیا۔ اس کا ایک مقصدیہ ہے کہ آخرت میں دونوں قسم کے افراد کے جو حالات ہوں گے اصحاب الاعراف کے ذریعے لوگوں پر ان کو واضح کرے کہ نیک اعمال والے لوگ کس قسم کے حالات سے گزر رہے ہیں۔ اور برے اعمال والے لوگ اپنے اعمال بد کی بنا پر کس طرح انجام بد سے دوچار ہیں۔

لہٰذا برے اعمال کے نتائج سے آگاہ ہو کر اس بات سے بے حد خوف زدہ اور فکر مند ہونا چاہیے کہ کہیں تیاری کے بغیروہ لمحات نہ آئیں کہ اپنے اعمال کا جواب نہ دے سکیں اور ان فرائض کا بوجھ ان پر لاد دیا جائے جنھیں وہ نظر انداز کرتا چلاگیا۔جب موت کے فرشتے آپہنچتے ہیں تو پھر نا مکمل فرائض کو پورا کرنے کا موقع نہ دیا جائے گا اور یہ اعمال اس کے لیے باعث عذاب بن جائیں گے۔(۵۵)

آخرت میں انصاف خداوندی کانظام: آخرت میں تینوں قسم کے گروہوں کے انجام کا فیصلہ کرکے یہ بتا یا جارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت بڑا عادل اور منصف ہے۔اس کی صفت عدل کی بنا پر ہی کائنات میں تنوع کے ساتھ ساتھ توازن اور اعتدال ہے۔اللہ تعالیٰ کے عدل اور انصاف کی اعلیٰ مثال یہ ہے ہر کوئی اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے اور اس کے مطابق اس کو جزا وسزادی جائے گی اور کسی پر ظلم نہیں ہوگا۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **وَ نَضَعُ الْمَوَا زِ يْنَ الْقِسْطَ لِيَوْ مِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْءًا**
(۵۶)

ترجمہ: "اور قیامت کے دن ہم انصاف کی میزان رکھیں گے اور کسی پر کچھ ظلم نہیں کیا جائے گا"۔

رحمت خداوندی پر یقین: اصحاب الاعراف کے دخول جنت کے تذکر ے کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ اعمال کے ساتھ ساتھ اس کی رحمت اور فضل وکرم پر یقین رکھا جائے۔اصحاب الاعراف جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان کو دوزخ میں داخل کرسکتا تھا لیکن

اللہ تعالیٰ کی رحمت اس چیز کو گواہ نہیں کرتی لہٰذا وہ اپنے بندوں پر رحمت نچھاور کرتے ہوئے ان کو جنت میں داخلے کی اجازت فرماتا ہے۔

وَ قَا لُوْ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَذْ ھَبَ عَنَّا الْحَزَ نَ ط اِ نَّ رَ بَّنَا الغَفُوْرٌ شَکُوْ رُ ہ الَّذِیْٓ اَ حَلَّنَادَ ا رَ الْمُقَا مَۃِ مِنْ فَضْلِہٖ(۵۷)

ترجمہ:"اور وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے غم کو دور کردیا بے شک ہمارا رب بہت بخشنے والا اور جزا دینے والا ہے جس نے اپنے فضل سے دائمی مقام میں اتارا"۔

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہاں ایک طرف انسان کے نیک اعمال کا ہونا ضروری ہے وہاں دوسری طرف رب کی رحمت بھی شامل حال ہونی چاہیے۔جس کے بغیر انسان کے عمل بے کار ہیں۔

تبلیغ دین کی ضرورت واہمیت اجا گر کرنا: حقیقت یہ ہے کہ اس وقت مسلمان من حیث الجماعت تبلیغ کا فریضہ بالکل فراموش کرچکے ہیں۔ اس کام کے لیے نہ وقت دیا جارہا ہے اور نہ مال صرف کیا جارہا ہے۔ زیادہ سے زیادہ ہم تبلیغی جماعت پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں کہ ان بندگان خدا کی بدولت تبلیغ دین کا حق ادا ہورہا ہے اور دنیا میں دین کا چرچا ہوجائے گا۔ یہ جذبہ واقعی قابل قدر ہے جس کی وجہ سے اپنی اصلاح بھی ہوتی ہے اور دوسروں کی بھی۔(۵۸)

جب انسان کو تبلیغ کے ذریعے آخرت کے تینوں گروہوں کی دنیاوی اعمال کے بدلے میں آخروی انجام کا پتا چل جائے گا تو وہ اپنے لیے بہتر انجام والے اعمال کو سرانجام دے کر آخرت میں کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اور یہی اس کے رب کریم کی اصل رضا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ خورشید احمد، اسلامی نظریہ حیات، کراچی یونیورسٹی پریس کراچی، ۲۰۰۲ء، ص:۲۸۴

۲۔ محمد عبدالرشید نعمانی، مولانا، لغات القرآن، رفیق ندوۃ المصنفین دہلیِ،ج:۱، ص:۱۱۶

۳۔ ابن منظور رافریقی لسان العرب، دارالفکر للطباعہ والنشروالتوز یع بیروت، ۱۹۹۷ء ج:۹،ص:۲۴۱

۴۔ محمد مرتضی الذبیدی، تاج العروس من جواہرالقاموس، دارالکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان،ج:۲۲،ص:۷۸

۵۔ قاسم محمود، سید، اسلامی انسا ئیکلو پیڈیا، بک فاونڈیشن کراچی، ص:۱۷۸

۶۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور،۱۹۸۰ء، ج:۲،ص:۸۷۹

۷۔ الاعراف(۷): ۴۶،پ۸

۸۔ الحدید(۵۷): ۱۳،پ:۲۷

۹۔ محمد شفیع،مفتی، المعارف القرآن، ادارہ المعارف کراچی، اکتوبر ۱۹۸۱ء، ج:۳، ص:۵۶۴

۱۰۔ محمد کرم شاہ، پیر، ضیاء القرآن، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۱۴۰۲ھ،ج:۲، ص:۳۳

۱۱۔ امین احسن اصلاحی، تدبر قرآن، فاران فاونڈیشن لاہور ۱۹۸۳ء، ج: ۳،ص:۲۶۵۔ ۲۶۶

۱۲۔ عبدالحمید سواتی، مولانا، صوفی، معالم العرفان فی دروس القرآن،مکتبہ دروس القرآن فاروق گنج گوجرانوالہ جنوری ۱۹۹۱ء، ج:۷، ص ۱۵۹۔۱۶۰

۱۳۔ راغب اصفہانی، علامہ، مفردات القرآن، اسلامی اکیڈمی لاہور، ج: ۹، ص: ۲۴۱

۱۴۔ قاسم محمود، سید، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ص: ۱۷۸

۱۵۔ محمد عاشق الٰہی مہاجر مدنی، مولانا، انوارلبیان فی کشف اسرار القرآن مکتبہ الحسن ۳۳۔ حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور ۲۰۰۹ء ج:۲، ص:۳۱۸

۱۶۔ سعید احمد صاحب پالن پوری، مولانا، رحمۃ اللہ الواسعۃ شرح حجۃ البالغۃ، زمزم پبلشرز کراچی، ج: ۲، ص: ۳۴۲

۱۷۔ القرطبی، محمد بن احمد انصاری، الجامع الاحکام القرآن، داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱۹۸۵ء ج:۸،ص:۲۱۲۔۲۱۳

۱۸۔ شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغۃ، مترجم، عبدالحق حقانی، فرید بک سٹال اردو بازار لاہور ص: ۲۱۸

۱۹۔ جلبانی، غلام حسین، شاہ ولی اللہ کی تعلیم، شاہ ولی اللہ اکیڈیمی حیدر آباد ۱۹۲۳ء ،ص: ۲۹۰

۲۰۔ عبدالحمید سواتی، مولانا، صوفی، معالم العرفان فی دروس القرآن، ج:۷ ص: ۱۶۱

۲۱۔ مودودی، ابوالاعلی، سید، تفہیم القرآن، ترجمان القرآن لاہور ۱۹۷۸ء،ج:۲،ص:۳۳

۲۲۔ محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن، ادارہ المعارف کراچی، اکتوبر ۱۹۸۱ء ج:۳،ص:۵۲۷

۲۳۔ اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن، فاران فاونڈیشن لاہور۱۹۸۳ء،ج:۳،ص:۲۶۷

۲۴۔ ایضاً، ص:۲۶۸

۲۵۔ الازہری، محمد کرم شاہ، پیر، ضیاء القرآن، ضیاء القران پبلیکیشنز لاہور ۱۴۰۲ھ، ج:۲، ص:

۲۶۔ سعیدی، غلام رسول، علامہ، تبیان القرآن، رومی پبلی کیشنزلاہور ۲۰۰۵ء، ج:۴، ص:۱۴۵

۲۷۔ سواتی، عبدالحمید، مولانا، معالم العرفان فی دروس القران، مکتبہ دروس القرآن فاروق گنج گوجرانوالہ جنوری ۱۹۹۱ء، ج:۷،ص:۱۶۳

۲۸۔ اعراف(۷): ۴۶، پ:۸

۲۹. الازہری، محمد کرم شاہ، ضیاء القرآن، ج:۲،ص:۳۳
۳۰. اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن،ج:۳،ص: ۲۶ ۸
۳۱. سواتی، عبدالحمید، معالم العرفان فی دروس القرآن، ج:۷،ص:۳ ۶ ۱
۳۲. نعیمی، احمد یارخاں، تفسیر نعیمی، مکتبہ اسلامیہ گجرات، ج:۸،ص: ۵۴۹
۳۳. اعراف(۷):۴۸، پ:۸
۳۴. الازہری، محمد کرم شاہ، ضیاء القرآن، ج: ۲، ص: ۳۴تا۳۵
۳۵. مفتی، محمد شفیع، معارف القرآن، ج:۳،ص: ۵۶۹
۳۶. اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن، ج:۳، ۲۶۹
۳۷. سواتی، عبدالحمید، مولانا، معالم العرفان فی دروس القرآن، ج:۷،ص: ۱۶۹
۳۸. اعراف(۷):۴۷، پ:۸
۳۹. اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن، ج:۳، ۲۶۹
۴۰. مفتی، محمد شفیع، معارف القرآن، ج: ۳،ص:
۴۱. الازہری، محمد کرم شاہ، ضیاء القرآن، ج: ۲، ص: ۳۳
۴۲. سعیدی، غلام رسول، تبیان القرآن، ج: ۴،ص: ۱۴۵
۴۳. اعراف(۷):۴۶،پ:۸
۴۴. اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن، ج:۳،ص: ٢٦٩
۴۵. سواتی، عبدالحمید، مولانا، معالم العرفان فی دروس القرآن، ج:۷،ص:۱۲۳
۴۶. سعیدی، غلام رسول، تبیان القرآن، ج: ۴،ص:۱۴۵
۴۷. اعراف(۷): ۴۹، پ: ۸
۴۸. الازہری، محمد کرم شاہ، ضیاء القرآن، ج: ۳، ص:۵۶۹
۴۹. سواتی، عبدالحمید، مولانا، معالم العرفان فی دروس القرآن، ج:۷،ص:۱۶۹
۵۰. نصیر احمد نا صر، ڈاکٹر، فلسفہ توحید، فیروز سنز لمیٹڈ لاہور،ص:۱۲
۵۱. نور(۴۲):۵۴، پ: ۱۸
۵۲. خورشید احمد، اسلامی نظریہ حیا ت،ص ٢٦٩
۵۳. بقرہ(۲): ۲۲۳، پ:۲
۵۴. ہارون یحییٰ، خوف خدا،"خزینہ علم و ادب، اُردو بازار لاہور، ۲۰۰۵ء ص: ۴۱

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp.190-211
ISSN 2520-7113 (Print) ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. editor@gjmsweb.com

۵۵۔ ہارون یحییٰ، خوف خدا، ص: ۳۷
۵۶۔ انبیاء(۲۱): ۷۴، پ۔ ۷۱
۵۷۔ فاطر(۳۵): ۳۴،۳۵، پ:۲۲
۵۸۔ وحید الدین خاں، مولانا، دعوت حق، دارا التذکیر اردو بازار لاہور،ص:۵